یہ اخبار صرف دو صفحوں پر نکلا ہے۔



الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

جلد ۱ | ۸۔ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹۔ فروری مطابق ۲۸۔ ماگھ سمت ۱۹۶۷ | چار روپے پیشگی | نمبر ۱۵

بھائیو گستی قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

**معذرت** قادیان کے اردگرد بعض گاؤں میں طاعون ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور غریب نوازی کے ذریعہ سے محفوظ رکھے۔ مطبع میں کام کرنے والوں کے بعض لواحقین کے بیمار ہوجانے کے سبب اس ہفتہ کام میں بہت حرج رہا اور اخبار نکل نہیں سکا۔ تاہم حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات صحت کی اطلاع احباب تک بہر حال پہنچا دینے کی خواہش سے بشکل تمام ایک ہی ورق چھاپ کر روانہ خدمت ناظرین کیا جاتا ہے۔

**حضرت خلیفۃ المسیحؑ** کے حالات حضرت کے معالج جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھوائے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پر بڑا ابتلاء آیا تھا جس سے خدا نے نجات دی اس کے صلہ میں اول نعمت تو انہیں یہی ملی ہے کہ اس بیماری میں اول سے وہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے معالج ہیں یہ شاندار ثواب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کو عطا کیا ہے۔ گویا حضور کے معالجہ کے واسطے ان کو زبردستی بلا تنخواہ رخصت دی گئی ہے یہ مار کر کھلانے والی مثال ہے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بھی راولپنڈی سے واپس آگئے ہیں اور بدستور حضرت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

پیارے مفتی صاحب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی طبیعت اس ہفتہ میں بفضلہ تعالیٰ بہت کچھ رو بصحت رہی ہے۔ زخم نصف کے قریب بھر آیا ہے۔ ہڈی کا صرف ایک چھوٹا سا کنارہ برہنہ رہ گیا ہے باقی سب پر انگور آگیا ہے۔ ضعف ہے مگر الحمد للہ روز بروز بتدریج طاقت آرہی ہے۔ صرف کچھ بے خوابی کی شکایت ہے اور کبھی کبھی سر میں خفیف سا درد ہو جاتا ہے۔ کل سے دائیں پاؤں کے تلوے میں جلن ہوتی ہے۔ جو انشاءاللہ قابل تشویش نہیں۔ تین روز سے حضور تکیہ کے سہارے بیٹھ کر عشاء کی نماز ادا فرماتے ہیں۔ ماشاءاللہ ولا قوۃ الا باللہ۔

والسلام۔ عاجز دعا کا طالب بشارت احمد عفی عنہ۔

**حضرت فاضل امروہی** حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے بروز ہفتہ اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے۔ گذشتہ جمعہ میں ان کا خطبہ بھی بہت ہی رقت انگیز تھا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن مخدوم کو صحت وعافیت کے ساتھ پھر قادیان میں لائے اور ہمیں ان کی زیارت سے مشرف اور ان کے عالمانہ خطبات سے فیضیاب کرے۔ آمین

**ایک کشف** ۵۔ فروری ۱۹۱۱ء صبح فرمایا۔ ابھی میں نے دیکھا ہے کہ اسی مقام پر کسی پرند کا مزیدار شوربا کھایا ہے اور اس کی باریک باریک ہڈیاں پھینک دی ہیں یونہی آپ نے یہ کشف سنایا۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے عرض کی کہ اس کو پورا کرنے کے لئے کسی پرند کے گوشت کا انتظام کیا جاوے یہ کہہ کر وہ اُٹھے تاکہ صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو کبھی کبھی ہوائی بندوق سے شکار کھیلا کرتے ہیں انہیں عرض کریں کہ کوئی پرند شکار کریں۔ شیخ یعقوب علی صاحب اُن کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اُسی وقت انہوں نے کچھ پرند شکار کئے ہیں وہ حضرت کی خدمت میں پیش کئے گئے اور حضرت بہت خوش ہوئے۔

۴۔ فروری ۱۹۱۱ء کو بعض افغانوں نے جو یہاں کچھ عرصہ سے آئے ہوئے ہیں رخصت چاہی اور بیعت کی۔ حضرت نے بعد بیعت فرمایا۔ بُری صحبتوں میں نہ بیٹھو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ درود شریف اور استغفار بہت پڑھا کرو اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہم ایک نصیحت نامہ لکھ دینگے تب رخصت کریں گے چنانچہ ۴۔ فروری ۱۹۱۱ء قبل دوپہر حضرت نے مندرجہ ذیل نصائح لکھوائیں جن کا اُردو ترجمہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔ (اول) تمام آدمی نماز کو اول وقت پوری توجہ سے ادا کریں (دوم) دعاؤں میں بکثرت مشغول رہیں۔ (سوم) لا الہ الا اللہ کا وظیفہ کریں (چہارم) درود شریف۔ لاحول اور استغفار سے غافل نہ ہوں (پنجم) اُمراء سے مباحثہ نہ کریں۔ اس باب میں سخت تاکید ہے کیونکہ اُمراء عموماً حق سے دور ہوتے ہیں اور تکبر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان اُن کے حق میں دعا کرو خواہ یہ اُمراء گاؤں کے ہوں یا اُمرائے سلطنت ہوں (ششم) غرباء میں کوشش کرو کہ وہ کسی پر ظلم نہ کریں اور نماز پڑھیں (ہفتم) لڑائی فساد اچھی چیز نہیں اس سے ہمیشہ پرہیز کرو اور اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کرو۔ (ہشتم) اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو قرآن مجید کو پڑھو۔ ہاں تدبر اور تفکر سے پڑھو اور غرض قرآن مجید پڑھنے سے عمل ہو خدا تعالیٰ توفیق دے۔ (آمین)

**مشورہ طلب تجویز** بابو محمد اسمٰعیل صاحب لادہوکا (فیروزپور) ایک روپیہ بھیجکر ناظرین بدر سے التجا کرتے ہیں کہ سب صاحبان حسب توفیق چندہ دیں اور سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کا مضمون دربارہ ثناءاللہ ٹریکٹ کی صورت میں چھاپکر تقسیم کیا جاوے احباب کیا فرماتے ہیں؟

**ایک تحریک**۔ ایک دوست جو علی گڑھ کالج میں تعلیم پاتے ہیں لیتے

(مدبر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع کیا گیا)

# کلام امام

## کتابوں کا شوق

(۶۔ فروری بعد عصر) باوجود اس حالت تکلیف کے مفید دینی کتب کے منگوانے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ کتابوں کی جو فہرستیں کتب فروشوں سے آتی ہیں ان کو سُنتے اور کتابیں منگوانے کے واسطے نشان کراتے ہیں۔

چند کتابیں اخویم محمد ذوالفقار علی خانصاحب نے رامپور سے نقل کرا کر بھیجی ہیں۔ ان کا ذکر سنکر فرمایا بڑی بڑی نایاب کتابیں خدا نے مجھے دی ہیں ان میں ایک محلّی ابن حزم ہے۔

## تخفیف ہے

فرمایا میں بیٹھنا چاہتا ہوں۔ تھوڑی دیر بغیر سہارے کے اور پھر تکیوں کے سہارے سے بیٹھے رہے۔

میرزا ناصر نواب صاحب حاضر ہوئے انکو مخاطب کر کے فرمایا اب بہت تخفیف ہے۔ جی بیٹھنے کو چاہتا ہے یہ بھی تخفیف کا نشان ہے۔

## ایک مبشر خواب

عاجز راقم نے بھی اخویم چودھری غلام حسن اسٹیشن ماسٹر بھاولپور کا خط پیش کیا جس میں اپنا ایک خواب لکھتے ہیں کہ حضور چھوٹی مسجد میں حسب دستور درس قرآن کریم دے رہے ہیں۔ اور سفید لباس حضور نے پہنا ہوا ہے۔ اور تازہ عمدہ حنا کا رنگ ریش مبارک پر چڑھا ہوا ہے۔ اس خواب سے بندہ کے دل میں راحت ہوئی۔

فرمایا بڑی مبارک خواب ہے بہت مبارک ہے۔ بہت خوشی ہوئی۔

## بسط منجانب اللہ

اچار زمینقند کی حضور کو خواہش تھی سو ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب نے لا کر حاضر کیا۔ اور ایک اور جگہ سے بھی آیا۔ فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا بسط کیا ہے۔ جس چیز کی خواہش میرے دل میں آتی ہے وہی کثرت سے مہیا ہو جاتی ہے۔ یہ اُس کا رحم اور غریب نوازی ہے۔

## تعبیر خواب

ایک شخص کا خواب پیش ہوا کہ اگر کوئی کسی سے لحاف اور توشک مانگے تو اس کی کیا تعبیر ہے۔ فرمایا مانگنے والے کو آرام دنیا کی خواہش ہے۔

## تخیلات کو چھوڑ دو

حضرت مفتی صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ گذشتہ سینچر کی شب کو آٹھ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک صاحب کو نصیحت کرتے ہوئے ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ احباب کے فائدہ کے لئے گذارش کرتا ہوں۔ فرمایا۔

”کہ دنیا میں تین قوتیں کام کرتی ہیں۔ (۱) قوت تخیلہ (۲) قوت علمی (۳) قوت عملی۔

قوت تخیلہ سے کام لینے والے لوگوں میں سے اکثر شعرا کا گروہ ہے ہماری ملک میں حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ بڑے شاعر ہوئے ہیں۔ اعجاز خسروی اُن کی ایک کتاب ہے۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ کیسی عجیب و غریب کتاب ہوگی۔ پھر ایک بڑے بزرگ کی صحبت میں رہے ہیں۔ یعنی حضرت سلطان نظام الدین صاحب دلی کے مریدان خاص میں سے تھے تخیل میں پڑنے کا نتیجہ ہوا کہ اتنے بڑے بزرگ سے اسقدر قرب کے باوجود بھی خلافت سے محروم رہ گئے۔ اور حضرت نصیر الدین صاحب چراغ دہلی کو وہ دولت نصیب ہو گئی۔ مرزا غالب کیسے بڑے شاعر تھے انکا تخیل اسقدر بلند باریک ہوتا ہے کہ بعض دفعہ کوئی شعر کہا ہے اور کچھ عرصہ بعد اُس کا مطلب جو ان سے پوچھا گیا تو خود بھی نہ سمجھ سکے اسقدر اعلیٰ درجہ کی قوت تخیلہ کے باوجود پھر حالت کیا تھی ایک سہرے کے معاملہ میں ذوق سے جو مقابلہ آن پڑا تو لگے پیچھے سے معافی مانگنے۔ ایک معذرت کا قطعہ لکھا۔ بات ہی کیا تھی۔ سید انشاء اللہ خان لکھنؤ میں بڑے شاعر تھے تخیل بڑا بڑھا ہوا تھا۔ آخر میں دھونی رما کے گدڑے ہوئے۔ یہ ہمارے ملک کی چند مثالیں ہیں اسی طرح بہت سی مثالیں ہیں۔ غرض یہ ہے کہ تخیل سے کام لینے والا ہمیشہ ناکام نامراد ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ........... بھی اسی قوت تخیلہ سے کام لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اپنے قلم کے زور سے ہم جو چاہینگے سو کر دینگے یاد رکھو یہ بڑی غلط راہ ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بلکہ میں کہونگا کہ ایسا آدمی ناکام نامراد رہتا ہے۔ دھرمپال اور ستیہ دیو نے کیا فائدہ اُٹھایا۔ آخر ناکامی اور نامرادی کا مُنہ دیکھا۔ زمانہ ابتلاء میں قوت تخیلہ بہت بڑھجاتی ہے مجھے بھی اس بیماری میں کبھی قوت تخیلہ سے سابقہ پڑا تو میں تھوک کر الگ ہو گیا۔ خود طبیب ہوں کبھی طبیعت میں خیال آیا کہ اس مرض میں یہ علاج کیا جائے۔ مگر فوراً طبیعت کو روکا کہ خبردار تیرا کوئی کام علاج میں دخل دینے کا نہیں۔ اسی لئے ڈاکٹروں کی رائے میں کبھی میں نے دخل نہیں دیا۔ غرض جب کبھی اس قوت تخیلہ سے سابقہ پڑا اُس پر تھوک کر الگ ہو گیا۔ اور معاً قوت علمی کی طرف طبیعت کو منتقل کر دیا۔ قوت عملی کو درجہ کمال پر پہنچانے والا انبیاء کا گروہ ہوتا ہے وہ اپنی قوت عملی سے دُنیا کو پلٹ دیتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوت عملی نے فرعون جیسے عظیم الشان بادشاہ کا تختہ اُلٹ دیا۔ حضرت نوحؑ کی قوت عملی نے ایک عالم میں طوفان ڈھا دیا۔ میرا ایمان ہے مرزا نے جو شعر لکھے ہیں وہ تخیل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ حال ہیں علمی اور عملی قوت کا نتیجہ ہیں۔

غرض کہ قوت عملی کو بڑھانا چاہئے۔ اور قوت تخیلہ سے جہانتک ممکن ہو پرہیز کرے۔ قوت تخیلہ سے کام لینے والا کامیاب نہیں ہوتا۔ تخیل میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا بڑی غلطی ہے۔ ابھی ان ہی (ڈاکٹر بشارت احمدؐ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) کو دیکھو کیا کیا خیال ہونگے رخصت لینے کی طیاریاں تھیں۔ کیا کیا خیالات تھے۔ آخر کہاں لے کہاں پہنچ گئے۔ وہ سب خیالات ہوا ہو گئے۔ جو مولا کریم کی مشیت میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ تخیل میں منصوبے باندھنے اور زور قلم پر گھمنڈ کرنا۔ ہم یہ کر دینگے ہم وہ کر دینگے یہ سخت ناکامی کی راہ ہے۔ آپ کو میں نے بارہا سمجھایا ہے کہ یہ باتیں چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ آپ کو چاہیئے کہ میرے ہاتھ پر توبہ کریں۔ اور اس امر کی بیعت کریں کہ آئندہ میں کبھی قوت تخیلہ سے کام نہیں لونگا۔ اور اس بُری عادت کو چھوڑ دونگا۔ میں اس وقت اپنی مرضی سے نہیں بول رہا۔ بلکہ خدا مجھکو بلوا رہا ہے۔ اُسے مجھے مجبور کیا کہ میں بولوں۔ آپ اس عادت کو چھوڑ دیں۔ ........... بھی اس عادت میں گرفتار ہیں۔ انھیں بھی بڑا گھمنڈ ہے کہ اپنے زور قلم سے یوں کر دینگے ووں کر دینگے۔ یہ ننگ چھوڑ دیں صد اسی غلط راہ کے اختیار کرنے سے آدمی ابتلاؤں میں گرفتار ہوتا ہے۔ اب بھی آپ میرے ہاتھ پر توبہ کریں کہ آئندہ اس امر سے قطعی پرہیز کرونگا۔ ورنہ یہ راہ نامرادی اور ناکامی کی راہ ہے۔

راقم حاضر الوقت

۷۔ فروری ۱۹۱۱ء

## درخواست دعا

برادر احمد دین صاحب فیروزپور کا لڑکا بہت بیمار ہے تمام احباب ضرور توجہ مخلصانہ سے دعائے صحت فرماویں۔

## درخواست نماز جنازہ

جناب سردار خانصاحب کپور تھلہ سے اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

## جماعت احمدیہ سندھ کیطرف سے اعلان

تمام جماعت احمدیہ کو جو سندھ میں کسیجگہ رہتی ہیں اطلاع ہو کہ سب صاحب اپنا پورا پتہ جناب سکرٹری صاحب محمد حسین خانصاحب کینال آفیسر ریاست خیرپور میر کو تحریر فرماویں تاکہ سکرٹری صاحب بعض وقت اُن سے خط و کتابت کر سکیں۔

خاکسار محمد اسماعیل پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ سندھ از حیدرآباد سندھ

## انصار بدر

ایک عاشق بدر شیخ فضل کریم صاحب اسٹیشن ماسٹر ببری باندہ تحریر فرماتے ہیں۔ ”مکرم معظم مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ براہ نوازش اپنا پیارا اخبار بدر جو اسم بامسمیٰ ہے۔ بلکہ اس چاند سے بھی زیادہ روشن ہے۔ کیونکہ آسمانی چاند سے صرف آنکھیں ہی روشن ہوتی ہیں اور یہ ہمارا بدر ہماری روحوں کو روشنی بخشتا ہے [illegible]